زیرنظر کتاب سید مرحوم کے ان ۸۷ کالموں کا مجموعہ ہے جو انھوں نے عمرعزیز کے آخری چار ماہ (فروری تا مئی ۲۰۰۰ء) میں تحریر کیے۔ موضوعات میں تنوع ہے اور عصرِ حاضر کے عالمی اور ملکی مسائل پر ان کی جان دار آرا سامنے آئی ہیں۔ زیرنظر تحریروں میں انھوں نے ''پاکستانی سیاست کے شب و روز''، ''مسئلہ کشمیر''، ''اکیسویں صدی''، ''نواز مشرف ڈیل''، ''نواز شریف کی متوقع واپسی'' اور ''قیادت کا قحط'' اور اسی طرح کے بہت سے عنوانات پر قلم اٹھایا ہے۔ لیکن موضوعی لحاظ سے غالب عنصر اُمت مسلمہ کے احوال کے بارے میں ہے۔ ''ایک ضرورت' ایک نعمت'' مرحوم کی آخری تحریر ہے۔

خورشید گیلانی نے اپنے منفرد اسلوب اور دل کش اندازِ تحریر کے ذریعے نہ صرف دلوں کو متاثر بلکہ مسخر کیا۔ جرأت اظہار ایک عطیہ خداوندی ہے جو انھیں وافر مقدار میں میسر تھا۔ خونِ جگر ہونے تک کی تحریریں اس لحاظ سے اہم اور منفرد ہیں کہ یہ بستر مرگ پر لکھی گئیں جب وہ کینسر جیسے موذی مرض کے سبب موت کے روبرو تھے۔

یہ تحریریں ملّت اسلامیہ کی فلاح و سربلندی کا شعور اور اتحاد بین المسلمین کے لیے ایک جذبہ وولولہ پیدا کرتی ہیں اور عالمی تناظر میں اُمت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل کے لیے اذہان کو نیا رُخ دینے میں مفید ہیں۔ (عبداللہ شاہ ہاشمی)

سو ہے' وہ بھی آدمی' عبداللطیف ابوشامل۔ ناشر: منشورات' منصورہ' لاہور-۵۴۵۷۰۔ صفحات: ۳۱۹۔ قیمت: کاغذی جلد (پیپر بیک) ۱۰۰ روپے' مجلد: ۱۲۵ روپے۔

کیا زندگی ایک المیہ ہے؟ نہیں' زندگی تو ایک نعمت ہے۔ مگر پاکستانی معاشرے میں خودکشیوں اور خودسوزیوں کے روز افزوں رجحان کے حوالے سے بلاشبہہ عام آدمی کے لیے زندگی ایک المیہ بن کر رہ گئی ہے۔ گلی کوچوں اور سڑکوں پر اور اخبارات کے صفحات پر بھی ہم ہر روز اُس کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن ہمارا مشاہدہ صرف اُس کے ظاہر اور سطح تک محدود رہتا ہے۔ ابوشامل نے زندگی کے المیوں کی تہ میں اُتر کر اُن کے اسباب کا کھوج لگانے کی کوشش کی ہے۔ ہمارا سماج اس قدر بدہیئت اور غیر متوازن کیوں ہوگیا ہے؟ اس کا اندازہ ابوشامل کی بنائی ہوئی